اتالیق سلاطین حضرت محمد زمان خان شہید علیہ الرحمہ

از: ڈاکٹر حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری

(فاضل جامعہ نظامیہ، ایم اے ایم فل و پی ایچ ڈی عثمانیہ یونیورسٹی)

قرآن مجید پانچ علوم پر مشتمل ہے ان میں کا ایک علم اللہ کے محبوبین و مقربین کے ذکر کیلئے مختص ہے (الفوز الکبیر الشیخ ولی اللہ الدھلوی) چنانچہ قرآن مجید کی ایک طویل سورت حضرت یوسف کے لئے مختص کردی گئی۔ واضح رہے کی (۱۱۱) آیات پر مشتمل اس سورت میں کہیں بھی امر و نہی کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا۔ بغائر مطالعہ سے یہی پتہ چلتا ہے کہ سورہ یوسف کاملاً حضرت یوسف کی سیرت طیبہ کا حسین مرقع ہے اسی طرح سورہ کہف کا بیشتر حصہ اللہ والوں کے تذکرہ پر مشتمل ہے بلکہ اس سورت میں ان کی صحبت اختیار کرنے والے کتے کا بھی تذکرہ ایک بار نہیں تین بار مذکور ہے۔ ان ہی ارواح قدسیہ کی ایک مبارک کڑی حضرت محمد زمان خان شہید رحمہ اللہ کی ذات اقدس ہے۔ حضرت اپنی ذات میں مجمع البحرین تھے یعنی شریعت وطریقت کے بحر ذخار تھے۔

اسم مبارک : محمد زماں خان کنیت ابو رجاء، القاب: مولوی زمان خاں، شہید صاحب، غنیمۃ الاسلام ،قدوۃ العلماء، زبدۃ الفصحاء اور اتالیق السلاطین۔ آپ کے والد کا اسم مبارک محمد عمر خان شاہ جہاں پوری ہے جنکا شمار اولیا و صالحین میں ہوتا ہے، آپ بڑے قناعت پسند اور متوکل تھے۔

ولادت: حضرت کی ولادت ۳/ذوالقعدہ بروز چہارشنبہ ۱۲۴۲ھ کو شاہجہاں پور میں ہوئی، اور جب آپ سات سال کے ہوئے تو ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ فارسی اور عربی کی صرف ونحو، فقہ اور اصول شاہجہاں پور کے اجلہ اساتذہ سے حاصل کی۔ آپ نے اکتساب علوم کی غرض سے کانپور، فرخ آباد، بریلی وغیرہ کے اسفار کرتے ہوئے سنہ ۱۲۶۶ھ میں فرخندۂ حیدرآباد تشریف لائے اور حضرت میر اشرف علی شاہ نقشبندیؒ کے پاس قیام فرمایا اور جب حکیم محمد ابراھیم علیہ الرحمہ نے آپ کے علم وفضیلت ولیاقت کو دیکھا تو نواب ناصر الدولہ بہادر والیٔ دکن کے سامنے آپ کی تعریف کی تو نواب صاحب نے آپ کو اپنے صاحبزادہ نواب افضل الدولہ بہادر کی تعلیم وتربیت کیلئے بحیثیتِ استاذ مقرر فرمایا۔

درس وتدریس کا آغاز: نواب ناصر الدولہ کے وصال کے بعد افضل الدولہ نے آپ کو رجب ۱۲۷۳ھ میں دارالعلوم حیدرآباد کا شیخ مقرر کیا مگر آپ نے ۱۲۷۷ھ میں اس عہدہ سے مستعفی ہو گئے اور گھر پر علوم اسلامیہ، فقہ، حدیث، تفسیر، اصول، منطق ومعانی وغیرہ کی درس وتدریس کا اہتمام فرمایا نیز حقائق ومعارف میں مولانا روم قدس سرہ کی مثنوی کا درس جاری فرمایا اور ساری زندگی علم دین اور غرباء کی خدمت میں صرف کردی۔ (حیات مسیح ص ۲۰۹)

اخلاق مبارکہ: آپ تواضع میں بے مثال، تخلقوا بأخلاق اللہ سے متصف، مزاج شریف میں عاجزی انکساری حد درجہ تھی۔ امیر فقیر ہر ایک کے ساتھ یکساں برتاؤ فرمایا کرتے، نواب وامراء آپ کو اپنا مرشد وپیشوا سمجھتے، آپ سلیم الطبع، مہمان نواز اور غرباء پروری میں منفرد تھے۔ خوش مزاج بھی تھے زاہد خشک نہ تھے۔ طلبہ میں جو غریب ونادار ہوتے ان کیلئے اپنی جیب خاص سے ماہانہ وظائف اجراء فرماتے۔

عبادات ومعمولات: جملہ امور میں احکام شریعت کو ملحوظ رکھتے۔ حق بات کہتے اور اسمیں کسی حاکم کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے درستیء باطن، خاص سلوک اور طریقہء عزیزیہ کیلئے تلاوت کلام پاک کو اختیار کرتے۔ حنفی المذہب اور قادری المشرب تھے، مسائل دقیق کے حل کرنے میں حضرت شیخ ابن عربی کے پیرو تھے۔ مگر تعلیم وتربیت میں متکلمین کے متبع تھے۔ اور بیعت وغیرہ کے طریقے میں قدماء کے طریقے کے پابند تھے یعنی صحبت اکابر کو خلوت پر ترجیح دیتے تھے اور اپنی غلامی کی نسبت حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی طرف فرماتے۔

مدرسۂ محبوبیہ: طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر آپ نے ایک وسیع مکان تعمیر فرمایا اور اس کو ''مدرسۂ محبوبیہ'' کے نام موسوم کیا۔ مدرسہ محبوبیہ میں ایک سو سے زیادہ طلبہ علم دین حاصل کرتے ان کے کھانے پینے اور پوشاک کا انتظام حضرت اپنی صرف خاص سے فرماتے تھے۔ یہ ہمارے اسلاف کے اوصاف کاملہ تھے کہ دینی مدرسوں اور خانقاہوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے جو مقاصد اسلام سے ہے چنانچہ مدرسہ محبوبیہ سے بے شمار علما، حفاظ اور صالحین فارغ ہوئے۔

حرمین شریفین کا سفر: حضرت شہید صاحب ۱۰؍شعبان ۱۲۸۲ھ کو سفر حج کیلئے حیدرآباد سے روانہ ہوئے اور اپنی سیر وسیاحت کا سفرنامہ بہ عنوان ''داستان جہاں'' مفصل لکھا ہے چونکہ حضرت کو علم ہیئت اور ریاضی میں کافی دستگاہ حاصل تھی اس لئے سفر نامہ میں سفر کے واقعات کے علاوہ کرہ زمین کے جغرافیہ اور ہر ملک ومقام کے عجائبات اور

تاریخی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔زیارت حرمین شریفین کے بعد مصر،اسکندریہ، بیت المقدس، بیروت ، دمشق،حلب ،موصل، بغداد شریف ، ملک شام ، شہر سویز، شہر مارویں،کوفہ بصرہ،سامرہ نینوا وغیرہ ہوتے ہوئے حیدرآباد واپس ہوئے۔۱۲۸۷ھ میں حضور نظام کی اتالیقی کیلئے مختارالملک نے آپ کو منتخب کیا آپ نے اپنی عمر شریف کے آخر تک یہ ذمہ داری بحسن وخوبی انجام دیا۔

تصانیف : (۱) رسالۂ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ (بزبان عربی) (۲) سفینۃ البلاغۃ (عربی) عربی انشاء اور اسکے اسالیب واصول پر ایک نفیس کتاب جو کہ ۳۲۴ صفحات پر مبنی ہے۔(۳) خیر المواعظ (عربی) دو جلدوں میں موعظت وتصوف پر ایک نادر کتاب ہے۔(۴) بستان الجن (فارسی) (۵) داستان جہاں (فارسی) (۶) ہدیۂ مہدویہ (اردو) جس کی اشاعت آپ کی شہادت کا باعث بنی۔

شہادت : آپ نے اپنی شہادت سے چند یوم قبل خواب میں دیکھا کہ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور کپڑوں کا انتخاب کررہی ہیں اور آخر کار آپؓ نے سرخ رنگ کے کپڑے کا انتخاب فرمایا۔اس کی تعبیر شہید صاحب کی ماں نے یہ دی تھی کہ آپ شہید ہونے والے ہیں۔آپ ۶/ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ بروز سہ شنبہ ملک نظام کو درس گلستان کے بعد اپنی مسجد میں بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک میں مصروف تھے کہ آپ کا ایک شاگرد سید احمد نامی جو کہ فرقۂ مہدویہ سے تعلق رکھتا تھا،آپ کی تصنیف ''ہدیہ مہدویہ'' جو اس فرقہ کے رد میں لکھی گئی تھی،جس کے باعث اس نے آپ پر حملہ کردیا اور آپ نے اسے مڑکر دیکھا اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سر مبارک قرآن مجید پر رکھدیا (حیات مسیح ص ۲۴۳) (محبوب ذوالمنن ص ۸۳۱)۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

۷/ذی الحجہ حضرت سید شاہ نورالدین قاری نے مکہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھائی لاکھوں افراد نماز جنازہ میں شریک تھے۔قبر کی تیاری تک جنازہ مدرسہ محبوبیہ کے دلان میں رکھا گیا اور یہاں ۱۴ مرتبہ آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔اور آپ کے جسد مبارک کو اس حال میں سپرد خاک کیا گیا کہ آپ کے زخموں سے خون ٹپک رہا تھا بموجب فقہ حنفی آپ کو غسل وکفن کی ضرورت نہ ہوئی۔شہادت کے وقت آپکی عمر شریف پچاس سال تھی۔آپ کا مزار مبارک مدرسہ محبوبیہ روبرو شاہ علی بنڈہ، پوسٹ آفس حیدرآباد، مرجع خلائق بنا ہوا ہے خوبصورت مقبرہ ہے جس پر سونے کا کلس چڑھا ہوا ہے۔آپ کا عرس شریف ہر سال ۶/ذی الحجہ کو بصد عقیدت واحترام اور سادگی کیساتھ منایا جاتا ہے۔

آپ کی سیرت پاک پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں ''محبوب ذوالمنن فی تذکرۃ اولیاء دکن''، ''حیات مسیح'' یہ کتاب حضرت کے بھائی حضرت مسیح الزماں خانؒ کی حیات طیبہ پر مشتمل ہے مگر اس میں ضمناً آپ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ راقم السطور کی ''حیات شہید فی ذکر زمان خان شہید'' جو مختصر طور پر حضرت زمان خان شہید علیہ الرحمہ کی حیات پر مستند کتاب ہے۔